سوال

اگر کوئی شخص جگر کے وائرس بی کا شکار ہوت واس کے لیے شادی کرنے کا شرعی حکم کیا ہے ؟ یہ علم میں رہے کہ اللہ آپ کو محفوظ رکھے یہ بیماری جماع اور خون کے ذریعہ منتقل ہوتی ہے ، اور آخری سرچ کے مطابق جس پر ڈاکٹر حضرات متفق نہیں ہوسکے یہ بیماری لعاب کے ذریعہ بھی منتقل ہوجاتی ہے ، یہ سوال ایسے شخص کے بارہ میں ہے جس کا جگر تو سلیم ہے لیکن یہ وائرس اس میں پایا جاتا ہے ، جس معنی یہ ہواکہ وائرس چھپ کر بیٹھا ہے ، لیکن زیادہ نہیں ہوا ، ہوسکتا ہے زیادہ ہوجائے اور بیماری لگ جائے جس عورت سے وہ شادی کرنا چاہتا ہے اس نے اس بیماری کا انجیکشن بھی لگوایا ہے ،تاکہ وائرس اس میں منتقل نہ ہوسکے ، ڈاکٹر کہتا ہے کہ اس حالت میں عورت کو کوئی خطرہ نہیں ، اب اللہ کو ہی علم ہے کہ اس حالت میں شادی کرنا حلال ہے یا حرام برائے مہربانی آپ اسب بیماری کے شکار شخص کو کیا نصیحت کرتے ہیں کہ آیا منگنی کے وقت عورت کو بتایا جائے یا نہیں ، عورت کو اس کے بارہ میں کب بتانا چاہیے اور کیا کہنا چاہیے ؟

جواب

الحمد للہ

جس میں یہ وائرس پایا جائے ، یا پھر جو اس بیماری کا شکار ہو وہ صحیح اور سلیم عورت سے شادی کر سکتا ہے ، لیکن شرط یہ ہے کہ عورت کو اس کا علم ہو اور وہ علم ہونے کے باوجود اس سے شادی کرنا قبول کر لے

ایسے شخص کے لیے اس وقت تک شادی کرنا جائز نہیں جب تک وہ اپنی بیماری کے بارہ میں بتا نہ دیں ، کیونکہ اسے چھپانا دھوکہ اور حرام ہے ، اگر اسے چھپاتا ہے اور بعد میں بیوی کو علم ہوجائے تو بیوی کو فسخ کا حق حاصل ہے

میڈیکلی طور پر یہ معلوم ہے کہ اکثر لوگ جن میں جگر کا وائرس بی پایا جاتا ہے وہ اس کو تحمل اور برداشت کر سکتے ہیں اور اپنے جسم میں نکال سکتے ہیں ، لیکن پانچ یا دس فیصد ایسے ہیں جو اپنے جسم سے باہر نہیں نکال سکتے اس طرح وہ اس وائرس کا شکار رہتے ہیں

اور بعض میں تو یہ مرض بڑھ جاتا ہے اور تقریبا دس فیصد میں یہ دائمی مریض بن جاتا ہے ، اور وہ دوسروں میں یہ بیماری منتقل کرنے کا باعث بنتا ہے "

اس وائرس کے حامل افراد میں عام طور پر کوئی علامت واضح نہیں ہوتی اسی طرح جگر کی حالت بھی نیچرل اور طبعی رہتی ہے لیکن کئی برس تک یا پھر ساری زندگی ہی وہ دوسروں میں یہ وائرس منتقل کرنے پر قادر ہوتا ہے

اس وائرس کے شکار اکثر لوگ جگر کی سوزش کے ساتھ کسی اور مشکل کا شکار نہیں ہوتے ، باوجود اس کے وہ اچھی حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں ، لیکن ان میں سے بہت قلیل تعداد دوسروں کی بنسبت اس بیماری کا زیادہ شکار بن سکتے ہیں انہیں جگر کی ورم وغیرہ دوسری بیماریاں لگ جاتی ہیں

اس وائرس کو دوسروں میں منتقل ہونے سے روکنے کے لیے درج ذیل امور پر عمل کرنا ضروری ہے :

اول :

اس وقت تک مباشرت وجماع نہ کیا جائے جب تک دوسرے میں قوت مدافعت ہو ، یا پھر اس نے اس وائرس کے لیے انجیکشن لگوایا ہو ، وگرنہ اسے کنڈوم استعمال کرنا چاہیے

دوم :

وہ خون نہ دے اور نہ ہی کوئی اور عضو دوسروں کو مت دے، یا پھر دوسروں کے بلیڈ وغیرہ بھی استعمال مت کرے اور اسی طرح ٹوتھ برش اور ناخن تراش بھی استعمال نہ کیے جائیں

سوم :

جسم میں زخم ہونے کی صورت میں سوئمنگ پول میں تیراکی مت کرے

چہارم :

گھرانہ کے افراد کا چیک اپ کیا جائے اور انہیں اس وائرس کے اینٹی باٹک انجیکشن لگائے جائیں " انتہی

دیکھیں : امراض الکبد وزراعۃ الکبد تالیف ڈاکٹر ابراہم بن حمد بن طرف ماخواز :

"http://www.sehha.com/diseases/liver/hbv.htm"

رہا اس وائرس اور بیماری کے بارہ میں اپنی منگیتر کو کس طرح بتایا جائے، تو گزارش یہ ہے کہ اسے منگنی کے وقت اس کے سامنے حقیقت حال رکھی جائے کہ وہ صحیح اور سلیم ہے، لیکن رپورٹ سے یہ وائرس ثابت ہوا ہے، اور ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق اس کا اسے کوئی نقصان اور ضرر نہیں، کیونکہ اس نے اس کے اینٹی باٹک انجیکشن لگوائے ہیں، اگر تو وہ رشتہ قبول کرلے تو ٹھیک اور اگر انکار کردے اور سلامتی کو ترجیح دے اور خطرہ میں نہ پڑنا چاہے تو اس کا اسے حق حاصل ہے

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

107785